اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایسے وقت میں جب کہ مغرب، روسی حساسیت کا لحاظ کرتے ہوئے، مشرقی یورپ کے ممالک کو ناٹو (NATO) میں شریک کرنے سے ہچکچا رہا ہے اور تنظیم برائے اقتصادی تعاون (ECO) کے بانی ممبر ممالک نوآزاد وسط ایشیائی مسلم ممالک کو اقتصادی، فوجی اور سیاسی شعبوں میں روسی بالادستی کے حصار سے نکالنے کے لیے ایک جامع اور متفقہ پالیسی کی تشکیل میں مسلسل ناکام چلے آرہے ہیں، ماسکو ایک منظم طریقہ کار اور مربوط حکمتِ عملی کے ذریعہ سابق سوویت یونین میں شامل تمام نوآزاد ممالک کو ایک ایسے فوجی اتحاد (Military Alliance) میں شامل کرنے کی راہ پر گامزن ہے جس کی زعامت خود اس کے ہاتھ میں ہو۔

۱۹۹۲ء کے بعد سے روس مسلسل ایسے اقدامات کر رہا ہے جن کا مقصد سابق سوویت یونین کی سرحدات کے "محافظ" کے طور پر "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کے تمام ممالک کو اپنے فضائی اور زمینی دفاع کے نظام کے تابع بنانا ہے۔ روسی ایوانِ بالا کے چیئرمین ولادیمیر شمیکو کے بقول "[روسی قیادت] شدت سے اُس دن کا انتظار کر رہی ہے، جب روس کی زیر قیادت، آزاد ممالک کی دولت مشترکہ کے ممبران بین الاقوامی معاملات میں "واحد ادارے" کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کریں گے"۔ از سرِ نو اتحاد و انضمام کی ان سر توڑ اور منظم کوششوں کا مظہر "کسٹمز یونین"، "سنگل اکانومک سپیس"، "جائنٹ آرمڈ فورسز" اور "واحد بیرونی سرحد کے تحفظ کے لیے مشترکہ دفاع کے نظام" کے نام سے معاہدات کا وہ سلسلہ ہے جو روس اور "آزاد ممالک کی دولتِ مشترکہ" کے مختلف ممالک کے درمیان طے پائے ہیں۔

لندن کے رائل انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز میں روس اور آزاد ممالک کی دولتِ مشترکہ (CIS) پر تحقیقی پروگرام کے ڈائریکٹر روئے الیسن (Roy Allison) کے مطابق "روس تین محاذوں پر بڑی ثابت قدمی سے اپنی بالادستی کے از سرِ نو قیام کے لیے کوشاں ہے۔ وہ بیلوروس کو ماسکو کی طرف مغرب کی پیش قدمی روکنے کے لیے، قازقستان کو وسطی ایشیا کے لیے "گیٹ وے" کے طور پر اور جارجیا کو روس کے مسلم اکثریتی علاقوں میں "اسلامی بنیاد پرستی" کے نفوذ کے خلاف بفر کی حیثیت سے اپنے قابو میں رکھنے کے پروگرام پر بڑی چابکدستی سے عمل پیرا ہے"۔

ماسکو کی طرف سے اپنی گم گشتہ سلطنت کی از سرِ نو شیرازہ بندی کی ان سر توڑ کوششوں سے مغرب کی چشم پوشی تو چنداں باعث حیرت نہیں کیونکہ لندن سکول آف اکانامکس کے ڈاکٹر مارگوٹ لائٹ (Margot Light) کے بقول "روس ایسی "کھلی تہدید" [Open Coercion] سے کام نہیں لیتا، جس سے مغرب ناراض ہو"۔ عالمِ اسلام اور اُمت مسلمہ کی طرف سے اِس روسی طرزِ عمل پر خاموشی بہرحال ایک ایسا جُرم ہے جس کے نتائج کی سنگینی محتاجِ وضاحت نہیں۔